

توحید کے درس میں ہم نے توحید کی ایک قسم جس کا تعلق عبادت سے تھا اسے جانا جسے توحید الوہیت کہا جاتا ہے۔ (تفصیل کے لئے نوٹس نمبر: 7 دیکھیں) جس میں ہم نے یہ بھی دیکھا کہ اللہ کی عبادت میں شرک کی وجہ سے ہی اہل مکہ کو مشرک کہا گیا اب ہم یہ جانیں گے کہ عبادت میں شرک کس طرح ہو سکتا ہے؟

## (۱) فصل: الدعاء

### (الف) دعا کرنا عبادت ہے

دعا کرنا بھی عبادت ہے اب جو بندہ اللہ کو چھوڑ کر کسی اور سے التجا و فریاد کرے، دعا مانگے تو اس نے شرک کیا۔

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

### الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ

(احمد، حاکم، ابی داؤد، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن کثیر، (مسند ابی یعلیٰ البراء)، (صحیح) 3407 فی صحیح الجامع)

دعا ہی عبادت ہے۔

### (ب) اللہ تعالیٰ بندے سے قریب ہے اس کی دعاؤں کو سنتا اور جواب دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ

أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ

اے نبی ﷺ! اگر آپ سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں (تو آپ کہہ دیجئے) میں قریب ہوں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا

ہے۔ (البقرہ: ۱۸۶)

### (ج) اللہ تعالیٰ دعا کرنے کا حکم دیتا ہے اور اس کی قبولیت کا وعدہ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

(البؤمن 60: 40)

اور تمہارے رب کا فرمان ہے مجھے سے دعا کرو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔

### (د) اللہ تعالیٰ مردوں کو پکارنے سے منع کرتا ہے۔

آج کئی بندے اللہ کو چھوڑ کر مردوں کو پکارتے ہیں اس کے باوجود وہ موحد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ قرآن نے صاف طور پر اس سے روکا ہے۔ جبکہ اس چیز سے اللہ رب العالمین نے بھی منع کیا ہے اور اس کے بارے میں سخت وعید بھی قرآن کے اندر وارد ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ

أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ

اور جن جن کو یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں، مردے ہیں زندہ نہیں، انہیں تو یہ بھی شعور نہیں کہ کب اٹھائے

(النحل: 16: 20-21)

جائیں گے۔

### (ه) جو اللہ کے علاوہ کسی کو پکارے تو وہ گمراہ اور مشرک ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ  
مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ \*  
وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً  
وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ

اور اس سے بڑھ کر اور کون گمراہ ہوگا جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی دعا قبول نہ کر سکیں بلکہ ان کے پکارنے سے محض بے خبر ہوں اور جب لوگوں کو جمع کیا جائے گا تو یہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی (اس) عبادت سے صاف انکار کر جائیں گے۔ (الاحقاف: 46-5)

(و) مشرکین بھی اپنی سخت مشکلات میں اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے تھے

آج ان مسلمانوں کو سوچنا چاہئے جو پریشانی میں سخت مشکلات میں ولی یا پیہ کو پکارتے ہیں جبکہ کفار و مشرکین کتنی بھی پریشانی اور مشکل آجائے وہ اپنے بتوں کو نہیں بلکہ اللہ کو پکارتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ  
فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ

پس جب یہ لوگ کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ ہی کو پکارتے ہیں اس کے لئے عبادت کو خالص کر کے، پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو دوبارہ شرک کرنے لگتے ہیں۔ (العنکبوت: 65)

## (۲) فصل: قربانی کرنا

عبادات میں سے ایک عبادت قربانی ہے، اور اس میں بھی اللہ نیت کو دیکھتا ہے کہ اس کے اندر اخلاص ہے یا نہیں۔ اب جس بندہ نے اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے قربانی کی اسے بھی شرک شمار کیا جائے گا جیسا کہ آگے آنے والی دلیلیں وضاحت کرتی ہیں۔

(الف) جس چیز پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے اس کا کھانا حرام ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ  
وَمَا أَهْلَ بِهِ لغيرِ اللَّهِ

تم پر مردہ اور (بہا ہوا) خون سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے۔ (البقرہ: 173)

(ب) جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اس کا کھانا حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ

اور اس جانور کا گوشت نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو وہ یقیناً فسق ہے۔ (النعام: 121)

اللہ رب العالمین نے قرآن میں واضح طور سے کہا کہ ”اس جانور کو نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو“ اور اس معنی کی آیتیں متعدد مقامات پر ہیں اسی وجہ سے جمہور فقہاء نے کہا کہ جس

بھی نذر پوری نہیں کی جائے گی اور نہ ہی وہ نذر جس کا وہ مالک نہ ہو۔ (ابوداؤد : الایمان والنذور : باب ما یؤمر بہ من الوفاء بالنذر) (قال اللہ تبارک : صحیح بخاری ج ۱ : ۲۸۳۴ )

اگر ایک مومن بندہ قربانی کرنا چاہتا ہے اور اگرچہ اس نے نیت کر لی ہو کہ فلاں جگہ مجھے قربانی کرنا ہے اور وہاں کسی باطل کی عبادت ہوتی تھی یا کی جاتی ہو تو ایسی جگہ پر قربانی کرنا جائز نہیں

بلکہ حرام ہے۔

### (۳) فصل: نذر

ایک بندہ یہ کہے کہ اگر میرا یہ کام ہو گیا تو میں اللہ کے لئے فلاں جانور ذبح کروں گا یا فلاں (نیک) کام کروں گا یہی نذر ہے اور جب یہ غیروں کے لئے ہوگا تو شرک کہلائے گا جیسا کہ کئی لوگ کہتے ہیں ”اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو فلاں پیر یا ولی کے لئے بکرا ذبح کروں گا یا فلاں کی قبر پر نذرانے چڑھاؤں گا“ حقیقتاً یہی شرک ہے۔

(الف) نذر بھی عبادت ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ

(ج ۲۲: ۲۹)

وہ اپنی نذریں پوری کریں۔

(ب) نذر صرف اللہ ہی کے لئے ہوگی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِذْ قَالَتِ امْرَأَةُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ

مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي

جب عمران کی بیوی نے کہا: اے میرے رب! میرے پیٹ میں جو کچھ ہے اسے میں نے تیرے نام آزاد کرنے کی نذر مانی ہے، تو میری طرف سے قبول فرما۔

(آل عمران 35)

(ج) جو نذر اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے ہو اس کا پورا کرنا جائز نہیں

اسی طرح جو نذر غیر اللہ کے لئے ہوگی اس کا پورا کرنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

وَلَا نَذْرَ إِلَّا فِيْمَا ابْتِغَىٰ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ

(ابوداؤد، حاکم، ابن عروہ) (حسن) صحیح الجامع الصغیر 7522

وہی نذر درست ہے جس میں اللہ کی خوشنودی مطلوب ہو۔

### (۴) فصل : السجدة والركوع

سجدہ اور رکوع کسی بھی صورت میں اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے جائز نہیں۔

(الف) سجدہ اور رکوع عبادت ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ.

(الج ۲۲: ۷۷)

اے ایمان والو! تم اپنے رب کے لئے رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو۔

(ب) کسی مخلوق کو سجدہ کرنا جائز نہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ

لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ

وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ.

اس کی نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج و چاند ہے تم سورج کو سجدہ کرو نہ ہی چاند کو، بلکہ اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ہے اگر تم صرف اسی کی عبادت کرتے ہو۔ (فصل 37: 41)

(ج) کسی انسان کو سجدہ نہ کیا جائے خواہ وہ نبی ہو یا ولی!

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ

لَمَّا قَدِمَ مُعَاذٌ مِنَ الشَّامِ سَجَدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مَا هَذَا يَا مُعَاذُ قَالَ أَتَيْتُ الشَّامَ فَوَافَقْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِلسَّاقِفَتِهِمْ وَبَطَارِقَتِهِمْ

فَوَدِدْتُ فِي نَفْسِي أَنْ نَفْعَلَ ذَلِكَ بِكَ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَفْعَلُوا فَإِنِّي لَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِغَيْرِ اللَّهِ

لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِرُؤُوسِهَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ

لَا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتَّى تُؤَدَّى حَقَّ زَوْجِهَا وَلَوْ سَأَلَهَا نَفْسُهَا وَهِيَ عَلَى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعَهُ

عبداللہ بن ابی اونی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب معاذ رضی اللہ عنہ شام سے لوٹے تو نبی ﷺ کو سجدہ کرنے لگے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! یہ کیا ہے؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں شام گیا تو میں نے پایا کہ وہ اپنے پادریوں اور جرنیلوں کو سجدہ کرتے ہیں تو مجھے لگا ہم بھی آپ کو ایسا ہی کریں؟ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو کیونکہ اگر میں کسی کو اللہ کے علاوہ سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے عورت اپنے رب کا حق اس وقت تک پوری طرح سے ادا نہیں کر سکتی یہاں تک کہ وہ اپنے شوہر کے حق کو ادا کرے اگر وہ چکی پر ہو اور اس کا شوہر اسے بلائے تو وہ منع نہ کرے۔

(حسن صحیح) (الارواء ۵۶-۵۵/۷) (آداب الزفاف) 178 (الصحيح) [1203] (صحیح ابن ماجہ 1503)

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم انہیں عبادت والا سجدہ نہیں کرتے بلکہ سجدہ تعظیمی کرتے ہیں جیسا کہ یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے کیا۔ ہمیں یہ جاننا چاہیے کہ تعظیمی سجدہ پچھلی امت کے لئے جائز تھا لیکن اس امت کے لئے وہ بھی حرام ہے جیسا کہ سورہ حج کی آیت نمبر ۷۷ سے معلوم ہوتا ہے اور تعظیمی سجدہ اسی وقت ہوگا جب آدمی کی کوئی عظمت ہو اور صحابی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کا عبادت کے طور پر نہیں بلکہ تعظیمی طور پر سجدہ کرنے کا مطالبہ کیا تھا اور بیوی کے لئے شوہر معبود نہیں ہوتا بلکہ نبی ﷺ نے اس کے شوہر کے عظیم حق کی وجہ سے کہا کہ میں اسے سجدہ کرنے کی اجازت دیتا لیکن نبی ﷺ نے اس کی بھی اجازت نہیں دی جس سے معلوم ہوا کہ تعظیمی سجدہ بھی حرام ہے۔ یہ حدیث اس بات کو اور زیادہ واضح کر دیتی ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَا يَصْلُحُ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ

وَلَوْ صَلَحَ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ

لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِرُؤُوسِهَا مِنْ عِظَمِ حَقِّهِ عَلَيْهَا

کسی انسان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی انسان کو سجدہ کرے اگر کسی شخص کے لئے جائز ہوتا کہ وہ انسان کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اس کے بڑے حق کی وجہ سے جو اس کے شوہر کا اس عورت پر ہے۔